کلام الامام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قادری کی

50 نعتوں پر ایمان افروز تضمینوں کا مجموعہ

تضمین گوہر

محبوب گوہر اسلام پوری

ناشر

القلم فاؤنڈیشن، سلطان گنج پٹنہ ۶

جملہ حقوق بحق شاعر محفوظ

کتاب	:	تضمین گوہر
مؤلف	:	محبوب گوہر
تقریظ	:	گلزار ملت سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی مدظلہ
مقدمہ	:	ڈاکٹر مفتی محمد امجد رضا امجدؔ
نظر ثانی	:	مفتی مقصود عالم برکاتی، نانپوری
حسب فرمائش	:	دلبر اسلمی، توقیر الہ آبادی، اکمل ویشالوی
کمپوزنگ	:	مولانا عبدالمتین ضیائی، القلم فاؤنڈیشن پٹنہ
پروف ریڈنگ	:	مولانا مجتبیٰ رضا خان، مولانا غفران رضا قادری
صفحات	:	120
سن اشاعت	:	2015 عرس شیر بہار علیہ الرحمہ
ناشر	:	القلم فاؤنڈیشن، سلطان گنج پٹنہ 6
باہتمام	:	شاعر اسلام فخر عالم جوہر اسلام پوری
قیمت	:	80 روپے

ملنے کے پتے

● دارالعلوم سلمانیہ مسلم یتیم خانہ مظفر پور ● جمال حرم فاؤنڈیشن فیض الباری نوادہ ● جامعہ ضیائیہ فیض الرضا ددری ● جامعہ امام احمد رضا اسلام پور ● رضوی کتاب گھر کمپنی باغ مظفر پور ● شیر بہار اکیڈمی مقصود پور ● مکتبہ واجدیہ قلعہ گھاٹ دربھنگہ ● سرکار محبیؔ اکیڈمی علی نگر بسفی مدھوبنی ● فیضی کتاب گھر مہسول چوک سیتامڑھی ● اتحاد ملت ٹرسٹ مدھوبن چمپارن بہار

انتساب

شبیہہ غوث اعظم، شہزادہ اعلیٰ حضرت،

سیدی سرکار مفتی اعظم ھند حضرت علامہ مولانا مفتی الشاہ

محمد مصطفٰے رضا قادری نوری

علیہ الرحمۃ والرضوان کی بارگاہ مقدسہ میں پیش ہے

جن کے فتویٰ نے حرمت اسلام کو وقار بخشا، جن کے تقویٰ نے تصوف کو نئی زندگی دی، جن کے کردار نے ہمیں جینے کا سلیقہ شعور بخشا اور جن کی حیات مبارکہ کے لمحے لمحے نے زمانہ کو ایثار و قربانی اور دینی حمیت وغیرت ایمانی کا جوہر عطا فرمایا

اور میرے والد گرامی

جناب عبد الحکیم رضوی صاحب

نے ہمیں جن کی محبت میں سرشار رہنے کی تعلیم دی

عقیدت کیش

محبوب گوہر اسلام پوری

نذر عقیدت

پیر طریقت حضرت علامہ الحاج شاہ مفتی غلام حیدر قادری مصباحی

مہتمم دار العلوم سلمانیہ ملسم یتیم خانہ مظفر پور

قمر اہل سنت حضرت مولانا قمر الزماں مصباحی

کمہرار مظفر پور

پیر طریقت حضرت مولانا الحاج شاہ قسیم الحق یوسفی

چاند پور فتح شریف

شہزادہ شیر بہار حضرت مولانا ارشد رضوی

جامعہ قادریہ مقصود پور

خطیب اہل سنت حضرت مفتی محمد احسن رضا قادری

باتھ اصلی سیتامڑھی

کی بارگاہ میں یہ کتاب نذر ہے

جن کی شخصیت اور کردار کے تابندہ نقوش نے ملت اسلامیہ کو وقار وافتخار بخشا ہے،
جماعت جن کے فیضان سے مالامال ہے
اور اس حقیر فقیر پر بھی ہمیشہ جن کی نگاہ کرم سایہ بن کر ساتھ رہتی ہے

تقریظ جلیل

جانشین سرکار مسولی گلزار ملت حضرت علامہ الحاج سید شاہ گلزار اسمٰعیل واسطی قادری
صاحب سجادہ نشین آستانہ مسولی شریف

نعت گوئی کا فن کار گہہ شیشہ گری میں پھول کی پنکھڑی سے ہیرا تراشنے کا عمل ہے۔ اس میں ذرا سا افراط وتفریط عقیدت کے بگاڑ کا سبب ہی نہیں بنتی بلکہ اسلام کے نظریہ توحید ورسالت کے بالکل منافی ہوجاتی ہے۔اس وجہ سے یہ بات کہی جاتی ہے نعت شریف کہنا تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے۔ان تمام احتیاط کے باوجود شاعری کی دنیا میں ایک بڑا ذخیرہ نعت پاک کا موجود ہے، یہ یقینا خوشگوار حیرت کی بات ہے۔

مدحت سرکار اور حیات طیبہ کے تعلق سے ہزاروں شعری مجموعے اور دیوان سامنے آئے اور آتے رہیں گے۔اردو کے نعت گو شعرا میں معتمد اور بڑا نام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہٗ حضور مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان قدس سرہٗ حضرت محسن کاکوروی بیدم شاہ اساعیلی وارثی حضور محدث اعظم کچھوچھوی قدس سرہٗ ، ڈاکٹر اقبال وحفیظ جالندھری کے نام قابل ذکر ہیں۔انہیں کاروان عشق ومحبت کے جلو میں سفر کرنے والے شاعر اسلام جناب مولانا محبوب گوہر اسلام پوری بھی ہیں۔جنہوں نے کلام الامام امام الکلام کی نعتیہ شاعری پر تضمین کرنے کی توفیق سمیٹی ہے۔جناب محبوب گوہر صاحب عقیدت ومحبت کی آویزش میں اپنا کلام پیش کرتے ہیں۔جس سے قاری اور سامع دونوں کے دل بارگاہ نبوی میں کھنچے چلے جاتے ہیں اور یہ احساس ہوتا ہے کہ گنبد خضریٰ کی ساری ضوفشانیاں ہمارے پیش نظر ہیں۔رب تعالیٰ جل شانہٗ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ شاعر موصوف کو اپنے حبیب ﷺ کے صدقے دنیا وآخرت میں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

کچھ باتیں

شاعری میرا پسندیدہ موضوع ہے اس کے اکثر اصناف سخن پر میں نے طبع آزمائی کی ہے۔حمد ونعت ،منقبت ومناجات ،قصیدہ وقطعات پر مشتمل میرا دو مجموعۂ کلام زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آچکا ہے۔کچھ عرصہ سے احباب کا بے حد اصرار تھا کہ شاعری کی معروف صنف سخن تضمین پر بھی کچھ کوشش پیش کی جائے لیکن دینی ومذہبی کانفرنس واجلاس کی نظامت کے علاوہ دیگر علمی وادبی خدمات کی مصروفیت کی بنیاد پر میں اس فرمائش کو ٹالتا رہا لیکن کی پیہم تقاضے کے سبب مجھے بہر حال اس کے لئے وقت نکالنا پڑا چنانچہ اس سال رمضان المبارک (۲۰۱۵) کی تعطیل کلاں میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے چند کلاموں پر تضمین کا کام شروع ہوا ، یہ کام میرے لیے مشکل ترین تھا کیوں کہ کلام اعلیٰ حضرت اور اس پر تضمین نگاری کے دو تقاضے تھے ایک کلام رضا سمجھنا اور پھر اس پہ تضمین لکھنا ، پھر بھی اعلیٰ حضرت سے ہی اکتساب فیض کرتے ہوئے میں نے یہ سعادت جاری رکھی جو بعونہٖ تعالیٰ پچاس (۵۰) کلاموں کی تضمین کی شکل میں سامنے ہے۔جب اس کی خبر احباب کو ہوئی تو انہوں نے بے پناہ خوشیوں کا اظہار فرمایا کہ کلام اعلیٰ حضرت پر تضمین کا ایسا مستقل مجموعہ ہمارے علم میں کسی شاعر کی پہلی کوشش ہے اس لئے جلد شائع کیا جائے۔چنانچہ کلام رضا پر تضمین کا یہ پہلا مجموعہ اہل ذوق کی خدمت میں پیش ہے میں اس کتاب کے سلسلہ میں مفتی احسن رضا قادری ،مولانا کیف الحسن قادری ،محترم اخلاق الرحمٰن قادری اور کوثر مظفر پوری کا خاص طور پہ شکر گزار ہوں کہ ان کی عنایات پیہم اور مخلصانہ نوازشات ہی کے سبب یہ کتاب منصۂ شہود پر آسکی اللہ رب العزت ان تمام کا سایہ ہمارے سروں پہ قائم رکھے اور اس کتاب کے صدقے محشر میں ممدوح کائنات ﷺ کی شفاعت مجھے نصیب فرمائے۔آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

محبوب عالم گوہر

ترے نام کو خدا نے بڑا محترم بنایا
سبھی انبیا کی صف میں تجھے محتشم بنایا
ترے صدقے میں خدا نے عرب وعجم بنایا
وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا
تجھے حمد ہے خدایا

ترے صدقے ہود وصالح ترے صدقے نوح وآدم
تری ذات محترم ہے سبب وجود عالم
ہیں خدا کے برگزیدہ سبھی انبیاء مکرم
وہ کنواری پاک مریم ونفخت فیہ کا دم
ہے عجب نشان اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا

جو خدا کا مصطفےٰ تک ہیں پیام لانے والے
جو نظر میں مصطفےٰ کا ہیں جمال دید پالے
ہیں ملائکہ کی صف میں بڑے جن کے بول بالے
یہی بولے سدرہ والے چمن جہاں کے تھالے
سبھی میں نے چھان ڈالے ترے پایہ کا نہ پایا
تجھے یک نے یک بنایا

میں غلام تم ہو آقا مجھے ہے تمہیں سے مطلب
تری پیروی ہی شاہا مرادین میرا مذہب
ترا شیدا ہی خدا کا ہوا بندۂ مقرب
فاذا فرغت فانصب یہ ملا ہے تم کو منصب
جو گدا بنا چکے اب اٹھو وقت بخشش آیا
کرو قسمت عطایا

اے عجم کے مہرتاباں اے عرب کے ماہ کامل
ہے تمام مملکت کی تجھے تاجداری حاصل
یہ چراغ بھی ہیں تیرے بخدا تری ہی محفل
یہ تصورات باطل ترے آگے کیا ہیں مشکل
تری قدرتیں ہیں کامل انہیں راست کر خدایا
میں انہیں شفیع لایا

در سیدالوری ہے تری چاہتوں کی منزل
ہے متاع عشق سرور بخدا تجھے بھی حاصل
یہی کہہ رہے ہیں گوہر در طیبہ کے عنادل
ہمیں اے رضا ترے دل کا پتہ چلا بمشکل
درروضہ کے مقابل وہ ہمیں نظر تو آیا
یہ نہ پوچھ کیسا پایا

خدا کو ہے پیاری ادائے محمد
لکھے کوئی کیسے ثنائے محمد
یہ دنیا ہے ساری برائے محمد

زہے عزت و اعتلائے محمد
کہ ہے عرش حق زیر پائے محمد

جناب ابن مریم سے تا نوح و آدم
سبھی انس وجاں قدسیان مکرم
ہیں جو کچھ بھی از فرش تا عرش اعظم

خدا کی رضا چاہتے ہیں دوعالم
خدا چاہتا ہے رضائے محمد

سدا فضل باری ہو میری زباں پر
ثنا ان کی پیاری ہو میری زباں پر
نہ کچھ اور طاری ہو میری زباں پر
دم نزع جاری ہو میری زباں پر
محمد محمد خدائے محمد

عصا بن گیا سانپ اس میں سبب تھا
ہو فرعون ناکام فرمان رب تھا
یہ اعجاز موسیٰ کا کتنا عجب تھا

عصائے کلیم اژدہائے غضب تھا
گروں کا سہارا عصائے محمد

دعا کا کوئی حرف جب لب پہ آیا
تو سر اپنا باب اثر نے جھکایا
قَبِلْتُ کا مولیٰ نے مژدہ سنایا

اجابت نے جھک کر گلے سے لگایا
بڑھی ناز سے جب دعائے محمد

نہ غم کیجئے اور نہ ڈرتے گذرئے
اے گوہر قدم پل پہ دھرتے گذرئے
کرم کی فضا ہے سنورتے گذرئے

رضا پل سے اب وجد کرتے گذرئے
کہ ہے رب سلم صدائے محمد

موجود اس جگہ پہ دگر کو خبر نہ ہو
حاضر وہاں ہجوم بشر کو خبر نہ ہو
کچھ ایسا ہو سفر کہ سفر کو خبر نہ ہو
پل سے اتارو راہ گذر کو خبر نہ ہو
جبریل پر بچھائیں تو پر کو خبر نہ ہو

شیرازہ منتشر ہے سکون وقرار کا
دل میں مرے چبھن ہے معیشت کے خار کا
مجھ سے خفا ہو جیسے کہ موسم بہار کا
کانٹا مرے جگر سے غم روزگار کا
یوں کھینچ لیجئے کہ جگر کو خبر نہ ہو

بیتابی کا ہو راج دل بے قرار میں
دشواریوں نے رکھا ہو اپنے حصار میں
گو اجنبی سا لگتا ہو اپنے دیار میں
فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

یارب بنادے عاشق خیرالوریٰ ہمیں
عشق صحابہ کا بھی ہو صدقہ عطا ہمیں
ایسا کہ چل نہ پائے خود اپنا پتہ ہمیں
ایسا گما دے ان کی ولا میں خدا ہمیں
ڈھونڈا کرے پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو

دل ہے در نبی پہ جھکا سر جھکا نہیں
سر کے لئے خدا کے سوا دوسرا نہیں
تسلیم ہے کہ شرع نے جائز کہا نہیں
اے شوق دل یہ سجدہ گر ان کو روا نہیں
اچھا وہ سجدہ کیجئے کہ سر کو خبر نہ ہو

گوہر تعلقاتِ عوامی نہیں جہاں
دنیا کی بادشاہی ، غلامی نہیں جہاں
کام آئیں گے پڑوسی، مقامی نہیں جہاں
ان کے سوا رضا کوئی حامی نہیں جہاں
گذرا کرے پسر پہ پدر کو خبر نہ ہو

جوش پر جودو سخاوت کا ہے دریا تیرا
کبھی مایوس نہیں ہوتا ہے منگتا تیرا
کون ہے جس نے نہیں پایا ہے صدقہ تیرا
واہ کیا جودوکرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

ورفعنا لك ذكرك ہے خدا کا فرمان
تیری عظمت کی گواہی لئے اترا قرآن
تجھ کو اللہ نے بخشی ہے وہ عزت وہ شان
آسماں خوان زمیں خوان زمانہ مہمان
صاحب خانہ لقب کس کا ہے تیرا تیرا

تو ہے محبوب خدا کس کا ہوا ایسا نصیب
کون ہے تیری طرح مالک ومولی کے قریب
اے شہ جودوسخا صبر وصداقت کے نقیب
میں تو مالک ہی کہونگا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب ومحب میں نہیں میرا تیرا

ہے سوا تیرے، زمانے میں کسے سب کا خیال
گر نہ ہو چشم عطا تیری تو جینا ہو محال
اس لئے کہتا ہے یہ عاشق سلمان وبلال
تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال
جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

ہر چمن آج ہے آباد جدھر کیجئے نگاہ
ہیں سبھی فردوبشر شاد جدھر کیجئے نگاہ
ہر طرف ان کا ہے میلاد جدھر کیجئے نگاہ
حرم وطیبہ وبغداد جدھر کیجئے نگاہ
جوت پڑتی ہے تری نور ہے چھنتا تیرا

جس کے فیضان کی چادر ہے عریض اور وسیع
جملہ پیران طریقت میں ہے گوہر جو رفیع
تیری امت کے مشائخ ہیں سبھی جس کے مطیع
تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع
جو مرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

چھا گیا ابر کرم موسمِ طوفان گیا
چادر نور فضاؤں میں کوئی تان گیا
سنگِ بے جان بھی دیکھا تو اسے جان گیا
نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

مال وزر رکھ کے بھی مفلس رہا مجبور رہا
تیرے دربار کرم سے جو بشر دور رہا
تیری الفت جسے حاصل ہوئی مسرور رہا
دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا
سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا

نہ حسد دل میں رکھا اور نہ لیا بیر سے کام
شر سے مطلب نہ رہا یعنی لیا خیر سے کام
کیوں ہو کعبہ کے مسافر کو بھلا دیر سے کام
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

بہر تعظیم کھڑا ہونے کی عادت نہ سہی
بارہویں تیرے یہاں وجہ مسرت نہ سہی
گھر پہ مانا کہ ترے ذکر ولادت نہ سہی
اورتم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی
نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا

عقل تیار ہے تو عشق کی حد مانگ ان سے
ہو جو تعظیم کا قائل وہ خرد مانگ ان سے
روز محشر کے لئے کچھ تو سند مانگ ان سے
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

لے کے ایمان کے گوہر وہ خزینے پہونچے
چومنے باب شفاعت کے وہ زینے پہونچے
کتنے ارمانوں کے طیبہ میں سفینے پہونچے
جان ودل ہوش وخرد سب تو مدینے پہونچے
تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

سر عرش قرب دنیٰ جانے والے
گنہگار امت کے کام آنے والے
مدینے میں آرام فرمانے والے
چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
مرا دل بھی چمکادے چمکانے والے

پڑی ہے گناہوں کی کچھ ایسی عادت
ہمیں حال پہ اپنے آتی ہے غیرت
دکھائیں کسے جاکے ہم اپنی حالت
برستا نہیں دیکھ کر ابر رحمت
بدوں پر بھی برسادے برسانے والے

منافق کی آنکھوں پہ پردہ ہے واللہ
ہمیشہ سے دل اس کا مردہ ہے واللہ
مگر سنیوں کا عقیدہ ہے واللہ
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مری چشم عالم سے چھپ جانے والے

الگ ساری دنیا کے غم رکھ کے چلنا
خیال ادب دم بہ دم رکھ کے چلنا
نگاہوں میں شان حرم رکھ کے چلنا
حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
ارے سر کا موقع ہے او جانے والے

بزرگوں کے پاکیزہ ناموں سے الجھیں
اساطین امت کے کاموں سے الجھیں
قصائد سے الجھیں کلاموں سے الجھیں
ترا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں ہیں منکر
عجب کھانے غرانے والے

سدا ان کی یادوں کی محفل سجانا
محبت کے انمول گوہر لٹانا
رضا کا یہ مقطع بھی پڑھ کے سنانا
رضا نفس دشمن ہے دم میں نہ آنا
کہاں تم نے دیکھے ہیں چندرانے والے

رحمت حق تعالی ہمارا نبی
دوجہاں کا اجالا ہمارا نبی
زلف واللیل والا ہمارا نبی
سب سے اولی واعلی ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

انبیاورسل میں وہ ذیشاں ہوا
حسن کی مملکت کا وہ سلطاں ہوا
عرش اعظم پہ وہ رب کا مہماں ہوا
بزم آخر کا شمع فروزاں ہوا
نور اول کا جلوہ ہمارا نبی

نام میں جس کے رکھی گئ برکتیں
جس کی زلفوں سے گلشن میں ہیں خوشبوئیں
جس کے تلوؤں سے جبریل آنکھیں ملیں
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی

جس کے دم سے منور ہے باب حیات
جس کے صدقے ہے جامع نصاب حیات
جس نے کرڈالی روشن کتاب حیات
جس کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

اللہ اللہ وہ روئے شاہ امم
کہ تصور ہی جس کا ہے تریاق غم
وہ جمیل الشیم وہ شفیع الامم
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم
وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی

اب نہ گوہر کوئی رنج کیجئے کہ ہے
ذہن میں کوئی الجھن نہ لیجئے کہ ہے
جام شیریں مسرت کا پیجئے کہ ہے
غمزدوں کو رضا مژدہ دیجئے کہ ہے
بے کسوں کا سہارا ہمارانبی

تخلیق کائنات کا منشا کہوں تجھے
مسند نشین عرش معلیٰ کہوں تجھے
بی آمنہ کے نورنظر کیا کہوں تجھے
سرور کہوں کہ مالک ومولی کہوں تجھے
باغ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے

شمش الضحی کہوں تجھے بدرالدجی کہوں
صدرالعلی کہوں تجھے کہف الوری کہوں
خیرالوری کہوں تجھے نورالہدی کہوں
گلزار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں
درمان دردبلبل شیدا کہوں تجھے

رخ پر تجلیات کی ہوتی ہیں بارشیں
دیتی ہیں ضو جبین مقدس کی رونقیں
کس آنکھ میں نہیں ہیں زیارت کی حسرتیں
اللہ رے تیرے جسم منور کی تابشیں
اے جان جاں میں جان تجلی کہوں تجھے

تیری ثنا کو فکر کا عنواں کروں شہا
شاداب اپنا گلشن ایماں کروں شہا
پھر اپنی مغفرت کا میں ارماں کروں شہا
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا
یعنی شفیع روز جزا کا کہوں تجھے

عربی میں نعت پاک جو حسان نے لکھی
اس کے ہر ایک شعرمیں ندرت ہے واقعی
اردو میں اس کلام کی تشریح کی گئی
تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

سب کو مزاج الفت خیرالبشر دیا
دریائے فن کو گوہر مدحت سے بھر دیا
آبادیٔ سخن کو معانی کا گھر دیا
لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

نائب کردگار پھرتے ہیں
صاحب اختیار پھرتے ہیں
جان لیل ونہار پھرتے ہیں

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

سب کی کھاتے ہیں مار پھرتے ہیں
پہنے ذلت کا ہار پھرتے ہیں
لے کے ذہنی بخار پھرتے ہیں

جو ترے در سے یار پھرتے ہیں
دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں

یوں تو دربار اور مجالس میں
داتا منگتا کی ہیں کئی قسمیں
کتنے الجھے ہوئے ہیں جس تس میں

اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں
مانگتے تاجدار پھرتے ہیں

قدسیوں کے ہجوم شام و سحر
بھیجتے ہیں درود آقا پر
کتنا پرکیف ہوگا وہ منظر

لاکھوں قدسی ہیں کام خدمت پر
لاکھوں گرد مزار پھرتے ہیں

ہرکوئی ساتھ چھوڑتا ہے جہاں
اپنا کوئی نہ دوسرا ہے جہاں
ساتھ کوئی نہیں گیا ہے جہاں

ہائے غافل وہ کیا جگہ ہے جہاں
پانچ جاتے ہیں چار پھرتے ہیں

ہے جہاں گوہر حیات رضا
بٹ رہی ہے جہاں نجات رضا
کیوں ہومخصوص تیری ذات رضا

کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا
تجھ سے شیدا ہزار پھرتے ہیں

دے کر خوشی کے لمحے غم سے چھڑا دئے ہیں
تاریک رہ گذر میں شمعیں جلا دیئے ہیں
بنجر زمین پر بھی فصلیں اگا دیئے ہیں
ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس راہ چل گئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

رہتی ہیں بحر و بر کی وسعت پہ ان کی آنکھیں
بھیگی ہیں عاصیوں کی حالت پہ ان کی آنکھیں
ہیں مہربان کتنی امت پہ ان کی آنکھیں
جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ ان کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں روتے ہنسا دیئے ہیں

غم ہے مگر کریں ہم اظہار اس کا کتنا
میعاد اس کی کتنی مقدار اس کا کتنا
ہے تو رہے، ازالہ دشوار اس کا کتنا
اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مردے جلا دیئے ہیں

ساحل ہے دور ہم سے موجیں ہوئی ہیں غالب
ایسے میں کون ہوگا ہم سے بھلا مخاطب
ہیں ہاتھ میں تمہارے جو چاہو تم مناسب
آنے دو یا ڈبو دو اب تو تمہاری جانب
کشتی تمہیں پہ چھوڑی لنگر اٹھا دیئے ہیں

شہرت کسی نے مانگی عہدہ کسی نے مانگا
عظمت کسی نے مانگی رتبہ کسی نے مانگا
حسنین مجتبیٰ کا صدقہ کسی نے مانگا
میرے کریم سے گر قطرہ کسی نے مانگا
دریا بہادئے ہیں در بے بہا دیئے ہیں

عنوان شاعری ہے نعت رسول اکرم
تعریف جتنی کیجئے احمد رضا کی ہے کم
گوہرؔ ہیں شعروفن کے وہ تو امام اعظم
ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دئے ہیں

لب ہائے رسالت کا ہے ہر لفظ سخن پھول
ایسا تری شاخوں میں نہیں ہوگا چمن پھول
مہکا گیا سرکار کے تلووں کا دھوون پھول
سرتابقدم ہے تن سلطان زمن پھول
لب پھول دہن پھول ذقن پھول بدن پھول

اک چاک گریباں بھی ہم سے نہیں سلتا
بن تیری عنایات کے دم خم نہیں ملتا
گلشن تو بڑی بات ہے اک گل نہیں کھلتا
تنکا بھی ہمارے تو ہلائے نہیں ہلتا
تم چاہو تو ہوجائے ابھی کوہ محن پھول

اے سرور کونین شہنشاہ مدینہ
ہے پاک غسالہ ترا عطروں کا خزینہ
مہکے گا گلابوں کی طرح اپنا بھی سینہ
واللہ جو مل جائے مرے گل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دولہن پھول

کیا خالق کونین نے صورت ہے بنائی
ہر عضو سے انوار کی ہے جلوہ نمائی
پھیلائے ہے مہتاب بھی دامان گدائی
دندان ولب وزلف ورخ شہ کے فدائی
ہیں درعدن لعل یمن مشک ختن پھول

اعجاز سراپا ہے بدن شاہ ہدیٰ کا
صدقہ جہاں پایا ہے ستاروں نے ضیا کا
کیا وصف کوئی لکھے گا محبوب خدا کا
دل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخن پا کا
اتنا بھی مہ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول

ہے شاخ ہری گل کدۂ شاہ امم کی
گوہرؔ ہے بڑھی جس کے سبب شان حرم کی
زینت انہیں پھولوں سے ہے گلزار ارم کی
کیا بات رضا اس چمنستان کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

دونوں عالم کی ملی ہے تاجداری واہ واہ۔
فیض کا دریا مدینے میں ہے جاری واہ واہ
کہہ رہی ہیں یہ احادیث بخاری واہ واہ
کیا ہی ذوق افزا شفاعت ہے تمہاری واہ واہ
قرض لیتی ہے گنہ پرہیزگاری واہ واہ

پڑھ حدیثوں کی کتابیں اور یہ معلوم کر
کس طرح صہبا میں سورج آ گیا تھا گھوم کر
اختیارات رسول ہاشمی مرقوم کر
انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
ندیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

مسکن نور و تجلی بن گئ آرامگاہ
طبقۂ عشاق کے دل میں بسی ہے جس کی چاہ
خلد کو نکلی ہوئی ہے جس جگہ سے سیدھی راہ
نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اٹھتی ہے کس شان سے گردسواری واہ واہ

ہے برابر سب پہ سلطان رسالت کی نگاہ
شرح مازاغ البصر ماہ نبوت کی نگاہ
ہے سیہ کاران امت پر شفاعت کی نگاہ
مجرموں کو ڈھونڈتی پھرتی ہے رحمت کی نگاہ
طالع برگشتہ تیری سازگاری واہ واہ

مخزن رحمت ہے مختار دوعالم کا مزار
خوبصورت جالیوں کا دلنشیں نقش ونگار
کائنات حسن کا جس نے بڑھایا ہے وقار
اس طرف روضہ کا نور اس سمت ممبر کی بہار
بیچ میں جنت کی پیاری پیاری کیاری واہ واہ

غوث اعظم شاہ جیلانی کے صدقے میں رضا
تاج عظمت مل گیا آقا سے تمغے میں رضا
یہ شرف ہرگز نہیں سب کے نصیبے میں رضا
پارۂ دل بھی نہ نکلا دل سے تحفے میں رضا
ان سگان کو سے اتنی جان پیاری واہ واہ

اس خاک پہ ہی خانہ کعبہ ہے ہمارا
اس خاک پہ ہی گنبد خضریٰ ہے ہمارا
کتنا بڑا اس خاک سے رشتہ ہے ہمارا
ہم خاک ہیں اور خاک ہی ماوا ہے ہمارا
خاکی تو وہ آدم جد اعلی ہے ہمارا

سلطان عرب فخر حرم سید عالم
ہیں مالک کل رب کی قسم سید عالم
برسائے جہاں ابر کرم سید عالم
جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دل شیدا ہے ہمارا

تم دور سے دیکھو یا کرو دید قریں سے
کم شہر مدینہ نہیں فردوس بریں سے
ہر ایک بلندی کا ہے آغاز یہیں سے
خم ہوگئی پشت فلک اس طعن زمیں سے
سن ہم پہ مدینہ ہے وہ رتبہ ہے ہمارا

اک ضرب میں ہی قلعۂ خیبر کو ہلایا
آقا نے جسے شیر خدا کہہ کے بلایا
دربار رسالت کا ادب جس نے سکھایا
اس نے لقب خاک شہنشاہ سے پایا
جو حیدر کرار کہ مولیٰ ہے ہمارا

بخشش کی ہے تنویر مزار شہ کونین
ہے فضل سے تعبیر مزار شہ کونین
عالم کی ہے توقیر مزار شہ کونین
ہے خاک سے تعمیر مزار شہ کونین
معمور اسی خاک سے قبلہ ہے ہمارا

اس خاک کی گوہر کرو تم مدح سرائی
جس خاک نے اسلام کی عظمت ہے بڑھائی
قرآن مقدس نے قسم جس کی ہے کھائی
ہم خاک اڑائیں گے جو وہ خاک نہ پائی
آباد رضا جس پہ مدینہ ہے ہمارا

ہے یقیں انعام ہوہی جائے گا
حق میں میٹھا جام ہوہی جائے گا
روز محشر کام ہوہی جائے گا
لطف ان کا عام ہوہی جائے گا
شاد ہر ناکام ہوہی جائے گا

فخر دنیا اور نہ دنیا دار پر
نہ چمکتے درہم ودینار پر
کرلوتکیہ بس شہ ابرار پر
جان دے دو وعدۂ دیدار پر
نقد اپنا دام ہوہی جائے گا

شعلہ دل کا دھواں مٹتا نہیں
نقش قلب عاشقاں مٹتا نہیں
نور روئے ضوفشاں مٹتا نہیں
بے نشانوں کا نشاں مٹتا نہیں
مٹتے مٹتے نام ہوہی جائے گا

دل میں شہر مصطفے کی چاہ کر
اس طرح بھی خود کو عالیجاہ کر
مصطفے والوں سے رسم وراہ کر
یادگیسو ذکر حق ہے آہ کر
دل میں پیدا لام ہوہی جائے گا

بیٹھتے اٹھتے نبی کا نام لو
میٹھا میٹھا جام صبح و شام لو
عقلمندی سے ہمیشہ کام لو
سائلو دامن سخی کا تھام لو
کچھ نہ کچھ انعام ہوہی جائے گا

بارش انعام کا اک وقت ہے
دلکشا پیغام کا اک وقت ہے
کام کر آرام کا اک وقت ہے
اے رضا ہر کام کا اک وقت ہے
دل کو بھی آرام ہوہی جائے گا

رب سلم کی صدائیں گنگناتے جائیں گے
رب ھب لی امتی کی رٹ لگاتے جائیں گے
ہم گنہگاروں کو رب سے بخشواتے جائیں گے
پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے
آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے

مرکز رحمت بنایا مسکن محبوب کو
پھول جنت کا دیا ہے گلشن محبوب کو
نور کا پیکر بنایا ہے تن محبوب کو
وسعتیں دی ہیں خدا نے دامن محبوب کو
جرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

آئینہ بھی دیکھ کر جن کو ہے حیراں آئے ہیں
رحمۃ العالمیں محبوب یزداں آئے ہیں
وہ شفیع عاصیاں فخر رسولاں آئے ہیں
آنکھ کھولو غمزدو دیکھو وہ گریاں آئے ہیں
لوح دل سے نقش غم کو اب مٹاتے جائیں گے

اے جناب آمنہ خاتون کے نور نظر
آپ ہیں شمس الضحی بدرالدجی خیرالبشر
بارعصیاں سے ہوا جاتا ہے اب حال دگر
سرور دیں لیجئے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس وشیطاں سیدا کب تک دباتے جائیں گے

جملہ اسلاف و اکابر سارے اصحاب علوم
کر چکے ہیں بارہویں کے جشن کو جائز رقوم
اس لئے تو کہہ رہا ہے اہل سنت کا ہجوم
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولی کی دھوم
مثل فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

جان رحمت شان رحمت ہیں محمد مصطفے
رحمۃ اللعالمیں قرآن نے جن کو کہا
بن کے اے گوہر جو آئے ہیں سراپا معجزہ
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضا
دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے

جن کے لئے یہ بزم کونین سجائی ہے
یعطیك فترضیٰ سے جو شان بڑھائی ہے
مقطع میں کھلے گی جو مطلع میں بجھائی ہے
سنتے ہیں کہ محشر میں صرف ان کی رسائی ہے
گر ان کی رسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے

جب یاس کے عالم میں کی غم نے چڑھائی ہے
تو رحمت آقا نے یہ آس دلائی ہے
گھبرا نہ مرے پیارے اب تیری بھلائی ہے
مچلا ہے کہ رحمت نے امید بندھائی ہے
کیا بات تری مجرم کیا بات بنائی ہے

پوچھی بھی نہ کچھ حالت نہ پیار دیا ہم کو
بس آنکھوں میں اشکوں کا انبار دیا ہم کو
احباب نے بھی لفظ انکار دیا ہم کو
سب نے صف محشر میں للکار دیا ہم کو
اے بیکسوں کے آقا اب تیری دہائی ہے

دنیا کی محبت میں عقبیٰ نہ بنا اپنا
نیکی سے بھی مستحکم رشتہ نہ بنا اپنا
غیروں کو تو رہنے دو اپنا نہ بنا اپنا
بازار عمل میں تو سودا نہ بنا اپنا
سرکار کرم تجھ میں عیبی کی سمائی ہے

مکہ کی بلندی سے انکار کسے ناقد
لیکن در آقا پہ ہوجاتا ہے دل ساجد
دونوں ہی تقدس کا حامل ہے خدا شاہد
طیبہ نہ سہی افضل مکہ ہی بڑا زاہد
ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے

ہے خوب حسیں مطلع واللہ رضا واللہ
کم اس سے نہیں مقطع واللہ رضا واللہ
ہر شعر بہت عمدہ واللہ رضا واللہ
مطلع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضا واللہ
صرف ان کی رسائی ہے صرف ان کی رسائی ہے

اے ساری مملکت کے شہنشاہ لے خبر
گھیرا ہے آفتوں نے سر راہ لے خبر
باطل پرست کردے نہ گمراہ لے خبر
اے شافع امم شہ ذی جاہ لے خبر
للہ لے خبر مری للہ لے خبر

اے آمنہ کے لال اے محبوب کبریا
مفلوج ہو نہ جائے مرا عزم وحوصلہ
چاروں طرف سے گھیرے ہوئی ہے ہمیں بلا
دریا کا جوش ناؤ نہ بیڑا نہ ناخدا
میں ڈوبا تو کہاں ہے مرے شاہ لے خبر

تم سے ادب کے ساتھ ہیں کرتے ہم التماس
کیونکہ تمہیں سے ہے ہمیں امید اور آس
کوئی نہ ہم سفر نہ مددگار آس پاس
منزل نئی عزیز جدا لوگ ناشناس
ٹوٹا ہے کوہ غم میں پرکاہ لے خبر

شاید صعوبتوں کی پڑی مجھ پہ چشم بد
حیرت میں عقل وہوش ہے مجروح ہے خرد
اے دوجہاں کے مالک ومختار المدد
منزل کڑی ہے رات اندھیری میں نابلد
اے خضر لے خبر مرے اے ماہ لے خبر

ان تک کسی طرح کے نہ آلام آئیں گے
اچھے عمل پہ قیمتی انعام آئیں گے
ان کے لئے خوشی بھرے پیغام آئیں گے
اہل عمل کو ان کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ لے خبر

گوہر لقب رضا کا ہوا عبد مصطفے
اتنا بلند مرتبہ قسمت سے ہے ملا
کس عاجزی سے کرتے ہیں پھر بھی وہ التجا
مانا کہ سخت مجرم وناکارہ ہے رضا
تیرا ہی تو ہے بندۂ درگاہ لے خبر

لب پہ ہے ان کی ثنا پھر تجھ کو کیا
جان ہے ان پر فدا پھر تجھ کو کیا
دل ہے نذر مصطفٰے پھر تجھ کو کیا
سر سوئے روضہ جھکا پھر تجھ کو کیا
دل تھا ساجد نجدیا پھر تجھ کو کیا

دولت عقل و خرد کے واسطے
طلعت شام لحد کے واسطے
اپنی بخشش کی سند کے واسطے
بیٹھتے اٹھتے مدد کے واسطے
یارسول اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

جاہ وحشمت مال و زر اہل و عیال
پاس جو ہے دولت فکر و خیال
اپنی ساری زندگی کے ماہ وسال
ان کے نام پاک پر دل جان ومال
نجدیا سب تجدیا پھر تجھ کو کیا

شان گلشن جان مہر و ماہ نے
وہ حبیب حق خدا آگاہ نے
مظہر قدرت رسول اللہ نے
یا عبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کر لیا پھر تجھ کو کیا

کیوں وفا کی عام یوں تعلیم کی
اس طرح کیوں عزت وتکریم کی
کیوں صحابہ کی روش تسلیم کی
نجدی مرتا ہے کہ کیوں تعظیم کی
یہ ہمارا دین تھا پھر تجھ کو کیا

عشق سے مملو اگر سینہ نہیں
کہہ دے گوہر یہ کوئی جینا نہیں
آب کوثر تو تمہیں پینا نہیں
تیری دوزخ سے تو کچھ چھینا نہیں
خلد میں پہونچا رضا پھر تجھ کو کیا

غم سے چھٹکارے کو کافی ہے حوالہ تیرا
بزم عالم میں ہے موجود اجالا تیرا
سارے ولیوں میں ہوا رتبہ نرالا تیرا
واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

نور سرکار سے معمور ہے سینہ تیرا
روئے والشّمس کا صدقہ رخ زیبا تیرا
زلف واللیل سے مہکا ہے عمامہ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

اسم سرکار دوعالم ہے وظیفہ تیرا
قلب مردہ کو جلا دیتا ہے خطبہ تیرا
جب تو بے خوف وخطر رہتا ہے شیدا تیرا
کیا دبے جس پہ حمایت کا ہو پنجہ تیرا
شیر کو خطرے میں لاتا نہیں کتا تیرا

غازۂ عشق سے چہرے ہیں نکھارے جاتے
سخت حالات میں بیشک ہیں سنوارے جاتے
دست امداد الگ سے ہیں اتارے جاتے
اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

تیری نسبت کے توسل رہوں غم سے آزاد
خانۂ دل میں مسرت کا چمن ہو آباد
ہر مصیبت میں وہ کرتے رہیں میری امداد
میری قسمت کی قسم کھائیں سگان بغداد
ہند میں بھی ہوں تو دیتا رہوں پہرا تیرا

بحر کے ساتھ کیا کیجئے مصرع تقطیع
تا کہ گوہر ہوں خیالات کے ایوان وسیع
جمع فہرست مناقب میں ہوں سرمایہ وقیع
فخر آقا میں رضا اور بھی اک نظم رفیع
چل لکھا لائیں ثنا خوانوں میں چہرا تیرا

چاہے زمیں ہو یا فلک سب میں اسی سے جان ہے
دیکھو درِ رسول کی کتنی بلند شان ہے
ان کی گلی کی دھول بھی رحمت کا سائبان ہے
عرش کی عقل دنگ ہے چرخ میں آسمان ہے
جان مراد اب کدھر ہائے ترا مکان ہے

بعد خدا تمہارا ہی سب سے بلند ہے مقام
فضل خدا سے ہر جگہ نافذ ہے تیرا ہی نظام
عرش بریں پہ بھی ہوا میرے نبی ترا قیام
عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

سب میں خدائے پاک نے تیری بلند شان کی
اپنے کلام پاک میں مدحت تری بیان کی
تیرے ہی نور پاک سے تخلیق انس و جان کی
اک تیرے رخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
انس کا انس اسی سے ہے جان کی وہ ہی جان ہے

اللہ کے کلام کی تفسیر پہلے تم پڑھو
تخلیق کائنات کا مقصد حضور کو کہو
مرے رضا نے لکھ دیا پڑھ کر حدیث پاک کو
وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

مانا کہ پہلے سے ترا دل تھا سراپا انتظار
اب ہونے والی ہے تجھے دید رسول باوقار
یہ تو ادب کا وقت ہے رہنا پڑے گا ہوشیار
پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بیقرار
روکیے سر کو روکیے ہاں یہی امتحان ہے

راضی خدائے پاک ہے خوش ہیں جناب مصطفیٰ
ایسا نصیب سب کو تو ملتا نہیں مرے رضا
بخشش کی ہے سند لئے ہر شعر تیری نعت کا
خوف نہ رکھ رضا ذرا تو تو ہے عبد مصطفےٰ
تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

چلے یہاں سے تو اتنا دماغ لے کے چلے
نبی کی یاد کا جلتا چراغ لے کے چلے
رہ نجات کا کامل سراغ لے کے چلے
لحد میں عشق رخ شہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

قدم قدم پہ ہدایت کی پھوٹتی ہے ضیا
شب سیاہ میں منزل کا مل رہا ہے پتہ
اے آفتاب ہدایت اے ماہتاب حرا
ترے غلاموں کا نقش قدم ہے راہ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سراغ لے کے چلے

مدینہ خلد بریں کا نشاں ہے وہ سن لیں
مدینہ وادیٔ امن واماں ہے وہ سن لیں
مدینہ مرکز راحت رساں ہے وہ سن لیں
مدینہ جان جنان وجہاں ہے وہ سن لیں
جنہیں جنون جناں سوئے زاغ لے کے چلے

تمہارے فضل کی روشن جہاں میں ہے قندیل
مجال ہے کہ تمہاری کہیں ملے تمثیل
تمہارے کہنے سے قبلہ بھی ہوگیا تبدیل
تمہارے وصف جمال وکمال میں جبریل
محال ہے کہ مجال ومساغ لے کے چلے

کہاں مدینے سے بول انتظام بڑھ کر ہے
کہاں کا طیبہ نگر سے قیام بڑھ کر ہے
وہاں کے جام سے اب کون جام بڑھ کر ہے
حضور طیبہ سے بھی کوئی کام بڑھ کر ہے
کہ جھوٹے حیلہ مکروفراغ لے کے چلے

دیار طیبہ کے ذروں کو سروری چومے
غبار طیبہ کو سورج کی روشنی چومے
گلوں کو چومے کوئی تو کوئی کلی چومے
رضا کسی سگ طیبہ کے پاؤں بھی چومے
تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے

فردوس کا سماں لئے ساعت سحر کی ہے
ہر ذرۂ مدینہ میں تابش قمر کی ہے
کیا خوشنما فضا شہ والا کے در کی ہے
بھینی سہانی صبح میں ٹھنڈک جگر کی ہے
کلیاں کھلیں دلوں کی ہوا یہ کدھر کی ہے

ہے جن فرشتگان خدا کو ملا یہ کام
پڑھنے در حضور پہ آتے ہیں وہ سلام
کچھ وقت ہی مدینے میں کرتے ہیں بس قیام
ستر ہزار صبح ہیں ستر ہزار شام
یوں بندگیٔ زلف ورخ آٹھوں پہر کی ہے

ہیں بے شعور ہم میں شعور طلب کہاں
ہم سائل عجم کو طریق عرب کہاں
کچھ مانگنے کا پاس ہمارے ہے ڈھب کہاں
سرکار ہم گنواروں میں طرز ادب کہاں
ہم کو تو بس تمیز یہی بھیک بھر کی ہے

ان کا کرم ہوا تو مدینہ بھی جائیں گے
خالی در رسول سے واپس نہ آئیں گے
ایمان ہے کہ دست دعا جب اٹھائیں گے
مانگیں گے مانگے جائیں گے منہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ لا ہے نہ حاجت اگر کی ہے

رنج والم کی اٹھتی رہیں لاکھ آندھیاں
ہم تو نوازشات پہ رہتے ہیں شادماں
اک لفظ بھی دعا کا نہیں ہوتا رائیگاں
لب واہیں آنکھیں بند ہیں پھیلی ہیں جھولیاں
کتنے مزے کی بھیک ترے پاک در کی ہے

رب کی عطا سے شافع محشر ہیں مصطفٰے
ان کی نگاہ فضل کا سب کو ہے آسرا
جب تو بریلی شہر سے کہتے ہیں یہ رضا
سنکی وہ دیکھ باد شفاعت کہ دے ہوا
یہ آبرو رضا ترے دامان تر کی ہے

کرہ ارض پہ فردوس کا نقشہ دیکھو
جہاں بخشش کا دیا جاتا ہے مژدہ دیکھو
ناز قسمت پہ کرو گنبد خضریٰ دیکھو
حاجیو! آو شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

دیکھ کر خانہ کعبہ کی نرالی عظمت
مل گئی ہوگی نگاہوں کو یقینا راحت
سب کی قسمت میں نہیں آتی ہے ایسی ساعت
رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو

اللہ اللہ وہ دیدار مضاف کعبہ
کرلیا حسن عقیدت سے طواف کعبہ
ہے لئے منظر فردوس مطاف کعبہ
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلاف کعبہ
قصر محبوب کے پردے کا بھی جلوہ دیکھو

ایک عرصہ سے جوتھا ہوگیا پورا مقصد
جبل نور کے دیدار سے دل کے گدگد
ملی مزدلفہ کے میدان میں فرحت بے حد
دھو چکا ظلمت دل بوسۂ سنگ اسود
خاک بوسیٔ مدینہ کا بھی رتبہ دیکھو

دل تھا بیتاب بہت دن سے زیارت کے لئے
وہ بھی لمحہ ملا بخشش کی ضمانت کے لئے
سر بھی ہوتے رہے خم سجدوں کی لذت کے لئے
جمعۂ مکہ تھا عید اہل عبادت کے لئے
مجرمو! آو یہاں عید دوشنبہ دیکھو

اس لئے ہند کا حسان انہیں سب نے کہا
شاعر نعت کوئی ہند میں ایسا نہ ہوا
سنئے فرماتے ہیں مقطع میں بریلی کے رضا
غور سے سن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مرے پیارے کا روضہ دیکھو

اللہ تعالی سے ہروقت ڈرے دل سے
سرکار دوعالم کی تعظیم کرے دل سے
مختار جہاں جانے ایمان بھرے دل سے
مومن وہ ہے جوان کی عزت پہ مرے دل سے
تعظیم بھی کرتا ہے نجدی تو مرے دل سے

گر جرم وگنہہ میرے افتاد کو پہونچیں گے
تو مجھ کو یقیں ہے وہ امداد کو پہونچیں گے
سنتے ہی غلاموں کی روداد کو، پہونچیں گے
واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہونچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

چشمان مبارک کو سجدے میں جو تر رکھے
ہرغم سے جو امت کو بے خوف وخطر رکھے
جو چاہنے والوں کے پل پل کی خبر رکھے
کیا اس کو گرائے دہر جس پر تو نظر رکھے
خاک اس کو اٹھائے حشر جو تیرے گرے دل سے

کرکے درآقا پہ تو دل کو بھی صاف آنا
ہر ایک خطا ہوگی طیبہ میں معاف آنا
تہذیب وتمدن کے ہرگز نہ خلاف آنا
آتا ہے در والا یوں ذوق طواف آنا
دل جان سے صدقے ہو سرگرد پھرے دل سے

دل کے ہرے گلشن کو بے کیف بنا ڈالا
اس دھوپ کی شدت نے رنگت ہی کو کھا ڈالا
یوں گردش دوراں نے رنگ اپنا جما ڈالا
اے ابر کرم فریاد فریاد جلا ڈالا
اس سوزش غم کو ہے ضد میرے ہرے دل سے

ہمت ہی نہیں راہ طیبہ میں کوئی ٹوکے
جا طیبہ تصور میں بغداد ونجف ہوکے
لکھ نعت نبی گوہر عطروں سے قلم دھوکے
کرتا ہے تو یاد ان کی غفلت کو ذرا روکے
للہ رضا دل سے ہاں دل سے ارے دل سے

باعث تسکین ہے مدحت رسول اللہ کی
خلد میں لے جائے گی الفت رسول اللہ کی
رب نے کی اتنی بلند عظمت رسول اللہ کی

عرش حق ہے مسند رفعت رسول اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رسول اللہ کی

تاابد آتے رہیں گے تازہ جھونکے نور کے
باخدا ہونگے لحد کے گوشے گوشے نور کے
اہل سنت اس لئے کرتے ہیں چرچے نور کے

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نور کے
جلوہ فرما ہوگی جب طلعت رسول اللہ کی

شان وعزت جاہ وحشمت مرتبہ ان سے ملا
کاروان زندگی کو حوصلہ ان سے ملا
حق تو یہ ہے کہ خدا کا بھی پتہ ان سے ملا

لاورب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

قیمتی ہیرے جواہر سے ہے ان کے در کی خاک
نور کا چشمہ بہا ہے جب اٹھی انگشت پاک
جو ہوا عظمت کا منکر ہوگیا سمجھو ہلاک

سورج الٹے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک
اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی

کرکے توہین شہ والا بہت مسرور ہو
بے ادب گستاخ ہو تم جاہل ومغرور ہو
اہل سنت کو اسی خاطر تو نا منظور ہو

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رسول اللہ کے جنت رسول اللہ کی

اس حقیقت سے ہیں واقف سارے اصحاب شعور
ہے سراپا ذات عالی مرتبت آقا کی نور
کون لکھ پائے گا مدح شافع یوم النشور

اے رضا خود صاحب قرآں ہے مداح حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

یا محمد مصطفیٰ تم پہ کروروں درود
یارسول مجتبیٰ تم پہ کروروں درود
یا حبیب کبریا تم پہ کروروں درود
کعبہ کے بدرالدجی تم پہ کروروں درود
طیبہ کے شمس الضحی تم پہ کروروں درود
ہو سراپا معجزہ تم پہ کروروں درود
رخ ہے شرح والضحی تم پہ کروروں درود
نام میں بھی ہے شفا تم پہ کروروں درود
شافع روز جزا تم پہ کروروں درود
دافع جملہ بلا تم پہ کروروں درود
کس جگہ پہ کیا ہوا کس جگہ پہ ہوگا کیا
سب کے بارے میں تمہیں خوب ہے آقا پتہ
راز کی باتوں سے بھی رب نے ہے واقف رکھا
اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروروں درود

شہد سے بڑھ کر ہوا تیرا پاکیزہ لعاب
جس سے شیریں ہوگیا ایک پل میں تلخ آب
ہے پسینے کے سبب مہکا مہکا سب گلاب
ذات ہوئی انتخاب وصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مصطفے تم پہ کروروں درود
اپنے دامن کی ہمیں ٹھنڈی ہوا دیجئے
آپ کے بیمار ہیں ہم کو دوا دیجئے
سبز گنبد کی شہا پیاری فضا دیجئے
آنکھ عطا کیجئے اس میں ضیا دیجئے
جلوہ قریب آگیا تم پہ کروروں درود
ہر گھڑی کلک رضا اس کو بس زخمی کرے
تیری شان پاک میں جو بھی بے ادبی کرے
کیوں نہ گوہر قادری بس ثنا تیری کرے
کام وہ لے لیجئے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نام رضا تم پہ کروروں درود

اشک آنکھوں سے بہانے والے
غم کی روداد سنانے والے
اہل خانہ کورلانے والے
آنکھیں رورو کے سجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے

پرچم عشق اکھڑنے کا نہیں
باغ ایمان اجڑنے کا نہیں
راہ حق سے میں بچھڑنے کا نہیں
سن لیں اعدا میں بگڑنے کا نہیں
وہ سلامت ہیں بنانے والے

جب کہ ہوجائے مدینے میں قیام
کہنا آقا سے ہمارا بھی سلام
کیونکہ ہم بھی تو ہیں آقا کے غلام
آنکھیں کچھ کہتی ہیں تجھ سے پیغام
او دریار کے جانے والے

مثل تیرا کوئی پیدا نہ ہوا
ماں کسی نے ترے جیسا نہ جنا
یہی حسان ورواحہ نے کہا
حسن تیرا سا نہ دیکھا نہ سنا
کہتے ہیں اگلے زمانے والے

دن ہے اب کیسے گذرتا میرا
حال مت پوچھ! ہے کیسا میرا
جانے کب پھر ہو بلاوا میرا
ہوگیا دھک سے کلیجہ میرا
ہائے رخصت کی سنانے والے

باغ میں شاخ ہری سونی ہے
ہر فضا آج بڑی سونی ہے
سبز موسم میں کلی سونی ہے
کیوں رضا آج گلی سونی ہے
اٹھ مرے دھوم مچانے والے

تسکین دل کے ساتھ کہو طے سفر کریں
گھبرائیں خوف کھائیں نہ ہرگز وہ ڈر کریں
گذریں خوشی سے کچھ نہ غم رہگذر کریں
اہل صراط روح امیں کو خبر کریں
جاتی ہے امت نبوی فرش پر کریں

ہم اے حضور در سے پلے ہیں تو آپ کے
اور رنگ عشق میں بھی ڈھلے ہیں تو آپ کے
خیرات لینے در پہ چلے ہیں تو آپ کے
بد ہیں تو آپ کے ہیں بھلے ہیں تو آپ کے
ٹکڑوں سے تو یہاں کے پلے رخ کدھر کریں

کردار داغدار ہے کردار پر نہ جائیں
ہم عاصیوں کے جرم کے انبار پر نہ جائیں
دل ہے سیاہ اس دل بیمار پر نہ جائیں
سرکا ہم کمینوں کے اطوار پر نہ جائیں
آقا حضور اپنے کرم پر نظر کریں

ہم بھی ہیں اپنے دل میں تمنا لئے ہوئے
خاک در رسول جبیں پر میری سجے
وہ دن بھی آئے کیف میں یہ دل پکار اٹھے
ان کی حرم کے خار کشیدہ ہیں کس لئے
آنکھوں میں آئیں سر پہ رہیں دل میں گھر کریں

اب سرد حال پڑگئے للہ وقت ہے
ہم اب نڈھال پڑ گئے للہ وقت ہے
شیشے میں بال پڑگئے للہ وقت ہے
جالوں پہ جال پڑگئے للہ وقت ہے
مشکل کشائی آپ کے ناخن اگر کریں

نوک قلم ہے یا کوئی تلوار تیز دھار
کہتے ہیں لوگ مولی علی کی ہے ذوالفقار
ہے نجدیوں کے واسطے کافی بس ایک وار
کلک رضا ہے خنجر خونخوار برق بار
اعدا سے کہہ دو خیر منائیں نہ شر کریں

ہر طرح سے اس سے نفرت کیجئے
بھول کر اس کی نہ دعوت کیجئے
کھل کے اظہار بغاوت کیجئے
دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں سے کیا مروت کیجئے

لائیے تشریف دن اور رات میں
سیدعالم کی بزم نعت میں
اس کو شامل کیجئے عادات میں
ذکر ان کا چھیڑئے ہربات میں
چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے

ہر مرض کے قافلے ہوں نجد میں
مسئلے پر مسئلے ہوں نجد میں
روز اک دو حادثے ہوں نجد میں
مثل فارس زلزلے ہوں نجد میں
ذکر آیات ولادت کیجئے

گھر پہ رکھئے محفل خیرالانام
اور پڑھئے اعلیحضرت کا کلام
بھیجئے ان پر کھڑے ہوکر سلام
کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام
جان کافر پر قیامت کیجئے

ہر طرف سے یورش افتاد ہے
سر اٹھائے وقت کا شداد ہے
مومنوں کو حاجت امداد ہے
غوث اعظم آپ سے فریاد ہے
زندہ پھر یہ پاک ملت کیجئے

آپ راہ معرفت کے ہیں نشاں
آپ پر گوہر فدا کرتا ہے جاں
آپ کا اعلی ہے کتنا خانداں
میرے آقا حضرت اچھے میاں
ہو رضا اچھا وہ صورت کیجئے

جسم پر پھولوں کے ہے رنگیں لبادہ نور کا
خوش گلو طائر کے لب پہ ہے ترانہ نور کا
مصطفےٰ کا شہر ہے یا کوئی بقعہ نور کا
صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا
صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارا نور کا

ذرہ ذرہ نور کا ہے تنکا تنکا نور کا
ان کے جلووں نے کیا تقسیم صدقہ نور کا
ڈالی ڈالی نور کی ہے غنچہ غنچہ نور کا
باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا
مست بو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

حضرت شبیروشبر ہیں اثاثہ نور کا
اصغرواکبر کے سر پہ ہے عمامہ نور کا
خانوادہ نور کا کنبہ قبیلہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

پہلے پیارے مصطفیٰ کے عشق کے سانچے میں ڈھل
خلد میں تعمیر کرنا چاہتا ہے گر محل
چل دیار مصطفےٰ میں فکر کا قبلہ بدل
تاب حسن گرم سے کھل جائیں گے دل کے کنول
نو بہاریں لائے گا گرمی کا جھلکا نور کا

آگے پیچھے انگلیوں کو ہیں پھراتے مہد میں
ہے حکومت چاند پر بھی یہ بتاتے مہد میں
مصطفیٰ شان نبوت ہیں دکھاتے مہد میں
چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

لاپتہ ایوان عالم سے شب دیجور ہے
نور کی خیرات پا کر کل جہاں مسرور ہے
بس اسی کے دم سے گو ہر تیرگی سب دور ہے
اے رضا یہ احمد نوری کا فیض نور ہے
ہوگئی میری غزل بڑھ کر قصیدہ نور کا

کہیں طہٰ کہیں یٰسین لکھا ترا وصف خدا نے خدا کی قسم
ترے نور سے یہ عالم ہے بنا خالق کے وجود وبقا کی قسم
اے حبیب خدا شہ جودوسخا ترے شہر کی ٹھنڈی ہوا کی قسم
ہے کلام الٰہی میں شمس وضحیٰ ترے چہرۂ نور فزا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دوتا کی قسم
ہم مجرم وعاصی کے حق میں تجھے روز جزا کا وکیل کیا
تری عظمت کے منکر جو ہوئے ان سب کو خدا نے ذلیل کیا
کوئی کہہ نہ سکے تجھے خود سا بشر تجھے رب نے عدیم مثیل کیا
ترے خلق کو حق نے عظیم کیا تری خلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا ترے خالق حسن وادا کی قسم
ترے نور سے جگمگ شمس وقمر ترے نور سے روشن ارض وسما
یہی کہتے رہے بوبکر وعمر ترے جیسا کوئی پیدا نہ ہوا
اے ختم رسل سرمایۂ کل خورشید حرم مہتاب حرا
وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا ترے شہر وکلام وبقا کی قسم

تجھے دیکھ کے شاد ہے فرش زمیں ترے سامنے خم ہے فلک کی جبیں
ترے در پہ ہے منظر خلد بریں جسے دیکھ کے بڑھتا ہے نور یقیں
یہی کہتے ہیں خود جبریل امیں ترے جیسا نہیں کوئی سرور دیں
ترا مسند ناز ہے عرش بریں ترا محرم راز ہے روح امیں
تو ہی سرور ہر دوسرا ہے شہا ترا مثل نہیں ہے خدا کی قسم
یہی قلب میں ہے ارمان بسا مجھے روضۂ اقدس اپنا دکھا
مری قسمت خوابیدہ کو جگا یہی کہتا ہے تجھ سے یہ تیرا گدا
مرے غم کی کریگا کون دوا میرا کون ہے آخر تیرے سوا
تو ہی بندوں پہ کرتا ہے لطف وعطا ہے تجھی پہ بھروسہ تجھی سے دعا
مجھے جلوہ پاک رسول دکھا تجھے اپنے ہی عزوعلا کی قسم
یہ نعت رسالت کا عنواں دیتا ہے سکون قلب وجاں
شاعر تو بہت ہیں خرد وکلاں اردو میں رضا کا مثل کہاں
کر گوہر ان پہ جاں قرباں جنہیں ہند کا کہتے ہیں حساں
یہی کہتی ہے بلبل باغ جناں کہ رضا کی طرح کوئی سحر بیاں
نہیں ہند میں واصف شاہ ہدیٰ مجھے شوخیٔ طبع رضا کی قسم

عطر و مجموعہ سے پیاری خوشبو دینے والی شاخ
نظروں کو جو خیرہ کردے کچھ ایسی البیلی شاخ
دنیا کے گلشن میں نہیں ہے کوئی اس کے جیسی شاخ
طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعت نبی لکھنے کو روح قدس سے ایسی شاخ

ان ناموں کے بارے میں خود فرماتے ہیں پیارے رسول
ان کے چاہنے والے ہوں گے درگاہ رب میں مقبول
یہ راضی ہوجاتے ہیں تو آساں ہے جنت کا حصول
مولیٰ گلبن رحمت زہرا سبطین اس کی کلیاں پھول
صدیق وفاروق وعثماں حیدر ہراک اس کی شاخ

ان کی عظمت کا کیا کہنا وہ تو محبوب رب ہیں
ان کے رخ انور کے فدائی جن وانس ملک سب ہیں
ان کے تو دندان مبارک رشک ماہ وکوکب ہیں
شاخ قامت شہ میں زلف وچشم ورخسارولب ہیں
سنبل نرگس گل پنکھڑیاں قدرت کی کیا پھولی شاخ

کردے روشن خانۂ دل کو چہرے پر تابانی دے
مدح و ثنا پر رکھ آمادہ ذوق قصیدہ خوانی دے
تیری طلب میں گھر سے چلا ہوں راہوں میں آسانی دے
اپنے ان باغوں کا صدقہ وہ رحمت کا پانی دے
جس سے نخل دل میں ہو پیدا پیارے تیری ولا کی شاخ

تیری یادوں سے پایا ہے ذہن ودل نے چین وقرار
جب بھی تیرا ذکر ہوا ہے برسی ہے رحمت کی پھوار
جھوم کے کلیاں پڑھتی ہیں نعتیں اوردرود پاک اشجار
یادرُخ میں آہیں کر کے بن میں میں رویا آئی بہار
جھومیں نسیمیں نیساں برسا کلیاں چٹکیں مہکی شاخ

عشق شہ بطحا کی بدولت میرے رضا کی شان بڑھی
سیدزادوں کی نسبت نے میرے رضا کوعظمت دی
گوہر یہ فریاد تو دیکھو اپنے اعلیحضرت کی
آل احمد خذبیدی یا سید حمزہ کن مددی
وقت خزان عمر رضا ہو برگ ھدی سے نہ عاری شاخ

وادیٔ مکہ سے یا کوچۂ طیبہ ہوکر
یاکبھی گذرے رہ طائف وصہبا ہوکر
مسجد نبوی کے پاکیزہ احاطہ ہوکر
گذرے جس راہ سے وہ سیدوالا ہوکر
رہ گئی ساری زمیں عنبر سارا ہوکر

قامت شہ کی بلندی جو قمر نے دیکھی
میرے سرکار کی ایڑی جو قمر نے دیکھی
جلوۂ حسن کی شوخی جو قمر نے دیکھی
رخ انور کی تجلی جو قمر نے دیکھی
رہ گیا بوسہ دہ نقش کف پا ہوکر

ایک دن آئے گا ان کو مری حالت پہ ترس
ٹوٹ جائے گا کسی روز یہ غربت کا قفس
آج محسوس ہوا کتنا ہوں میں بھی بے بس
وائے محرومی قسمت کہ میں پھر اب کی برس
رہ گیا ہمرہ زوار مدینہ ہوکر

صبح طیبہ کا نگاہوں میں اتر آیا جمال
شام طیبہ نے تصور کا کیا چہرہ بحال
غم واندوہ کے دریا میں رہے جتنی اچھال
صرصر دشت مدینہ کا مگر آیا خیال
رشک گلشن جوبنا غنچہ دل وا ہوکر

گرمیٔ حشر سے ہوجائیں گے حالات عجب
ڈھونڈتے ہوں گے گنہگار انہیں سب کے سب
آئیں گے تاج شفاعت لئے سلطان عرب
پائے شہ پر گرے یارب تپش مہر سے جب
دل بیتاب اڑے حشر میں پارا ہوکر

یہ عقیدہ ہے مرا ہوگی ضرور ان کی عطا
بھول سکتے ہی نہیں عاصی کو محبوب خدا
جب تو فرماتے ہیں گوہر یہ بریلی کے رضا
ہے یہ امید رضا کو تری رحمت سے شہا
نہ ہو زندانی دوزخ ترا بندہ ہوکر

حسن کے کتنے طلبگاروں کے
کام آتے ہیں سبھی تاروں کے
رتبے بڑھ جاتے ہیں دستاروں کے
ذرے جھڑکر تری پیزاروں کے
تاج سر بنتے ہیں سیاروں کے

شان ورتبہ میں ہے سب سے بڑھ کر
اس کی عظمت کوئی کیا جانے بشر
سرخمیدہ نظر آتا ہے قمر
میرے آقا کا وہ در ہے جس پر
ماتھے گھس جاتے ہیں سرداروں کے

حسن پر شمس و قمر ہیں وارے
تجھ سے پاتے ہیں ضیائیں تارے
ہیں فدا حور و ملائک سارے
تیرے ابرو کے تصدق پیارے
بند کرے ہیں گرفتاروں کے

چاروں بے مثل ہوئے عظمت میں
قابل فخر ہوئے خلقت میں
فیض پائے ہیں تری قربت میں
صدق و عدل و کرم و ہمت میں
چارسو شہرے ہیں ان چاروں کے

نصرت وفتح قدم کو چومیں
باب خیبر جو ہلا کر رکھ دیں
دیکھتے ہی جنہیں کافر لرزیں
بہر تسلیم علی میداں میں
سر جھکے رہتے ہیں تلواروں کے

سر پہ میرے بھی ہے نسبت کی ردا
میں بھی ہوں آل محمد کا گدا
قادری فیض ہے مجھ کو بھی ملا
کیسے آقاوں کا بندہ ہوں رضا
بول بالے مری سرکاروں کے

پوری دنیا میں ہیں موجود محبان عرب
ہر گلستاں سے شگفتہ ہے گلستان عرب
دیجئے اذن حضوری مجھے سلطان عرب

پھر اٹھا ولولہ یاد مغیلان عرب
پھر کھنچا دامن دل سوئے بیابان عرب

مرکز فکروتخیل ہے شبستان عرب
کتنے تقدیر کے اچھے ہیں مکینان عرب
عندلیبان ارم بھی ہیں ثنا خوان عرب

باغ فردوس کو جاتے ہیں ہزاران عرب
ہائے صحرائے عرب ہائے بیابان عرب

کون ہے جس پہ برستا نہیں باران عرب
تیل کا اب بھی ذخیرہ ہے لئے کان عرب
ہیں چراغاں کئے عالم کو چراغان عرب

دل وہی دل ہے جو آنکھوں سے ہو حیران عرب
آنکھیں وہ آنکھیں ہیں جو دل سے ہوں قربان عرب

بنا بادل کے برستی ہے وہاں روز پھوار
منہ خزاؤں کا کبھی دیکھ نہ پائی ہے بہار
کیونکہ اس ملک میں ہے سید والا کا مزار

فصل گل لاکھ نہ ہو وصل کی رکھ آس ہزار
پھولتے پھلتے ہیں بے فصل گلستان عرب

چل کے خود چومنے آتے ہیں قدم کو اشجار
جان کرتی ہی فدا ہر گل وگلشن کی بہار
تتلیاں دل میں رکھا کرتی ہیں شوق دیدار

صدقے ہونے کو چلے آتے ہیں لاکھوں گلزار
کچھ الگ رنگ سے پھولا ہے گلستان عرب

ایک قطرہ ہے بہت پھولوں کی زینت کو رضا
کون سمجھے گا بھلا اس کی حقیقت کو رضا
جب فرشتے بھی چلے آئیں زیارت کو رضا

ہشت خلد آئیں وہاں کسب زیارت کو رضا
چار دن برسے جہاں ابر بہاران عرب

ام ہانی کا مکاں ابرکرم سے گھر گیا
جب خدا کا وہ رسول طیب وطاہر گیا
کیا سماں تھا جب وہ رب کی دید کی خاطر گیا
بندہ ملنے کو قریب حضرت قادر گیا
لمعۂ باطن میں گمنے جلوہ ظاہر گیا

تجھ کو بخشی ہے خدا نے دولت جاہ وحشم
تیری مرضی کے سبب قبلہ بنا بیت الحرم
تم ہو فخردوجہاں اے سید عرب و عجم
تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم
تیری انگلی اٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

آنکھ مازاغ البصر والشّمس ہے چہرا ترا
زلف ہے واللیل اور رخسار شرح والضحیٰ
اے جناب آمنہ کے لال محبوب خدا
بڑھ چلی تیری ضیا اندھیر عالم سے گھٹا
کھل گیا گیسو ترا رحمت کا بادل گھر گیا

منہ کے بل گرنے لگے کعبہ کے سب جھوٹے خدا
آگیا آتش کدوں میں اک بھیانک زلزلہ
گونج اٹھی ایوان عالم میں صدائے مرحبا
تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہربت تھرتھرا کر گرگیا

آپ تو زلف رسول ہاشمی کے ہیں اسیر
آپ سے بیشک روایت ہیں حدیثیں بھی کثیر
پوچھتا ہے آپ سے یہ آپ کا ادنی فقیر
کیوں جناب بوہریرہ تھا وہ کیسا جام شیر
جس سے ستر صاحبوں کا دودھ سے منہ پھر گیا

بن کے تم شیدائے سلطان پیمبر پڑ رہو
دربدر پھرتے ہو کیوں طیبہ میں جاکر پڑرہو
کوچۂ سرکار میں اچھا ہے گوہر پڑرہو
ٹھوکریں کھاتے رہوگے ان کے در پر پڑرہو
قافلہ تو اے رضا اول گیا آخر گیا

مقدس نام نامی ہے شہنشاہ رسالت کا
اسی کی برکتوں سے پھوٹتا ہے چشمہ رحمت کا
ادا حق کر نہیں سکتا کوئی آقا کی مدحت کا
محمد مظہر کامل ہے حق کی شان عزت کا
نظر آتا ہے اس کثرت میں کچھ انداز وحدت کا

گنہگاران امت ہیں لئے ارماں شفاعت کا
اشارہ دیکھئے ہوتا ہے کب چشم رسالت کا
ضرور آئے گا مژدہ عاصیوں کے حق میں جنت کا
گدا بھی منتظر ہے خلد میں نیکوں کی دعوت کا
خدا دن خیر سے لائے سخی کے گھر ضیافت کا

سر محشر نگاہ ناز کی پھیلی ہیں تنویریں
بدلنے آرہے ہیں وہ گنہگاروں کی تقدیریں
مٹائی جارہی ہیں ساری معصیت کی تحریریں
صف ماتم اٹھے خالی ہو زنداں ٹوٹیں زنجیریں
گنہگارو! چلو مولی نے در کھولا ہے جنت کا

انہیں کامل یقیں ہے رب تعالی کی عنایت پر
کہ ہوگی فضل کی بارش سیہ کاران امت پر
ترس کھاتے نظر آئیں گے وہ عاصی کی حالت پر
ادھر امت کی حسرت پر ادھر خالق کی رحمت پر
نرالا طور ہوگا گردش چشم شفاعت کا

مرے غربت کدے پر بھی کبھی تشریف لے آئیں
مرے صحرائے دل میں وہ خوشی کے پھول مہکائیں
تو جتنے حسرتوں کے داغ ہیں لمحے میں ڈھل جائیں
الٰہی منتظر ہوں وہ خرام ناز فرمائیں
بچھا رکھا ہے فرش آنکھوں نے کمخواب بصارت کا

جہاں تک ہو سکے سرکار کی مدحت کئے جانا
ملے گا دیکھنا گوہر تجھے بخشش کا پروانہ
امام احمد رضا کے شعر پڑھ کے دل کو سمجھانا
رضائے خستہ جوش بحر عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن ان کی رحمت کا

عطر سے خامہ دھلا کرتے ہیں،ان کی جب مدح کیا کرتے ہیں
نعت کا شعر لکھا کرتے ہیں،یعنی تقلید رضا کرتے ہیں
باغ رحمت میں رہا کرتے ہیں،پھول مدحت کے چنا کرتے ہیں
وصف رخ انکا کیا کرتے ہیں ،شرح والشّمس وضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں، جن کو محمود کہا کرتے ہیں

اختیارات نبوت دیکھو،عظمت و شان رسالت دیکھو
میرے سرکار کی طاقت دیکھو ،چاند پر بھی ہے حکومت دیکھو
رب کے محبوب کی عظمت دیکھوآو سرکار کی رفعت دیکھو
ماہ شق گشتہ کی صورت دیکھو،کانپ کر مہر کی رجعت دیکھو
مصطفےٰ پیارے کی قدرت دیکھو،کیسے اعجاز ہوا کرتے ہیں

تیری انگشت کرم سے پیارے،نکلے رحمت کے حسیں فوارے
پھول بن جاتے ہیں انگارے،ایسے بہتے ہیں کرم کے دھارے
تیری عظمت پہ ہیں دل سے وارے،انس وجاں حورو ملائک سارے
تو ہے خورشید رسالت پیارے چھپ گئے تیری ضیا میں تارے
انبیا اور ہیں سب مہ پارے ،تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں

ہیں وہی مالک آب تسنیم،نعمت مولی تعالی کے قسیم
عام ہے دنیا میں ان کی تعلیم، یہ حقیقت ہے سبھی کو تسلیم
شاہد شان ہے قرآن حکیم، کہ ہیں مومن پہ رؤف اور رحیم
اپنے مولی کی ہے بس شان عظیم،جانور بھی کریں جن کی تعظیم
سنگ کرتے ہیں ادب سے تسلیم، پیڑ سجدے میں گرا کرتے ہیں

تیری چوکھٹ ہے ارم کی کیاری،جس پہ قربان ہے دنیا ساری
جس کو حاصل ہے تری میخواری، بخت میں اس کے رہی سرداری
تیری ہر بات ہے آقا پیاری،کیف ہوجاتا ہے سن کر طاری
انگلیاں پائیں وہ پیاری پیاری،جن سے دریائے کرم ہیں جاری
جوش پر آتی ہے جب غم خواری ،تشنے سیراب ہوا کرتے ہیں

عشق سرکار ہمارا ہے امام،ہم بھی گوہر ہیں شہ دیں کے غلام
کتنا پاکیزہ ہے سرکار کا نام،آڑے وقتوں میں بھی آتا ہے کام
ان کے جب لطف وعنایت ہیں عام،کیا بگاڑیں گے یہ دردوآلام
اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام،سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس در کے غلام،چارۂ درد رضا کرتے ہیں

اے قلم ذرا تو سنبھل کے چل یہ مقام وہم وگماں نہیں
ہے نبی کے حسن کا تذکرہ کسی اور کا یہ بیاں نہیں
کرے ان کی مدح کا حق ادا یہ کسی میں تاب وتواں نہیں
وہ کمال حسن حضور ہے کہ گمان نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں
کہاں ان کے فضل وکمال کا کہو آج چشمہ رواں نہیں
ہے سخن میں ان کے مٹھاس بس کہیں تلخیوں کا نشاں نہیں
بخدا رسول کریم سا کہیں کوئی اہل زباں نہیں
میں نثار تیرے کلام پر ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں
کہاں جارہے ہو ادھر ادھر نہیں مل سکے گی کوئی ڈگر
مرے مصطفے کا ہی پاک در ہے خدا شناسی کی رہ گذر
ہیں رسول حق شہ بحروبر بخدا خدا کے پیام بر
بخدا خدا کا یہی ہے در نہیں اور کوئی مفر مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

وہ امانتوں کے امیں ہوئے وہ چراغ نور یقیں ہوئے
وہی سب سے روشن جبیں ہوئے بخدا سبھی سے حسیں ہوئے
وہی شاہ دنیا ودیں ہوئے وہی شہر طیبہ مکیں ہوئے
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جس کا مکاں نہیں
اے حبیب رب شہ بحر و بر تری عظمتیں ہیں بلند تر
تجھے نور مولی کا مان کر ترا کلمہ پڑھنے لگا حجر
تری شان سمجھے گا کیا بشر تری ذات سب سے ہے معتبر
سر عرش پر ہے تری گذر دل فرش پر ہے تری نظر
ملکوت وملک میں کوئ شئ نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

کسی دنیادار نواب کا وہ قصیدہ لکھے گا کیوں بھلا
جو رسول پاک کا ہے گدا وہ لئے ہے شان وادا جدا
سنو تم بھی گوہر بے نوا یہ فقیر طیبہ کی ہے صدا
کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرادین پارۂ ناں نہیں

خالی مدحت سے لب رہا نہ کرے
یاد احمد سے دل ہٹا نہ کرے
بندہ رب سے یہ کیوں دعا نہ کرے
دل کو ان سے خدا جدا نہ کرے
بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے

نذر دیمک ہے زندگی کی کتاب
ہے مرض کی وجہ سے حال خراب
جانے کب برسے گا شفا کا سحاب
سب طبیبوں نے دے دیا ہے جواب
آہ عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

ہے خیالوں میں ان کی یاد کا نور
دل کو ملتا ہے جس سے کیف وسرور
ذہن و دل کو دیا ہے جس نے شعور
دل میں روشن ہے شمع عشق حضور
کاش جو ش ہوس ہوا نہ کرے

ان کا کوچہ ہے آخری منزل
بحر غم میں وہی ہے اک ساحل
دافع رنج امن کا حامل
ضعف مانا مگر یہ ظالم دل
ان پہ رستے میں تو تھکا نہ کرے

آس تو ہے در کرم سے مجھے
سب ملے گا شہ امم سے مجھے
دور رہنا ہے رنج و غم سے مجھے
دل کہاں لے چلا حرم سے مجھے
ارے تیرا برا خدا نہ کرے

چومنے ان کے در کے زینے کو
لوٹنے قیمتی خزینے کو
دینے گوہر سرور سینے کو
لے رضا سب چلے مدینے کو
میں نہ جاؤں ارے خدا نہ کرے

فراق شہر مدینہ نے کیسا حال کیا
کہ اب سکون سے جینا بھی ہے محال کیا
عجب ہوں میں کہ نہ اپنا بھی کچھ خیال کیا
خراب حال کیا دل کو پرملال کیا
تمہارے کوچہ سے رخصت کیا نہال کیا

میں ان کے کوچے میں ہر زاویے سے تھا سالم
پلٹ کے آنا یہاں پر مرا تھا کب لازم
خدا ہی جانے کہ کب تک بنوں گا پھر عازم
یہ کب کی مجھ سے عداوت تھی تجھ کو اے ظالم
چھڑا کے سنگ درپاک سروبال کیا

کہیں گلاب کہیں حسن لالہ وسنبل
کہاں کے باغ میں اب مل سکے گا ایسا گل
مرے لئے تو یہی باغ ہے جہان کل
چمن سے پھینک دیا آشیانۂ بلبل
اجاڑا خانہ بے کس بڑا کمال کیا

نہ میں نے زور سے دامن کو اپنے جھاڑا تھا
نہ فرط جذب میں اپنا گریباں پھاڑا تھا
تیری زمیں کا نہ اک سبزہ تک اکھاڑا تھا
ترا ستم زدہ آنکھوں نے کیا بگاڑا تھا
یہ کیا سمائی کہ دور ان سے وہ جمال کیا

مجھے جدائی کا نقش کہن مٹانا تھا
خوشی کو لانا تھا رنج ومحن مٹانا تھا
فراق طیبہ کا درد و چبھن مٹانا تھا
حضور ان کے خیال وطن مٹانا تھا
ہم آپ مٹ گئے اچھا فراغ بال کیا

رکھی ہے آبرو کونین کے مسیحا نے
سند غلامی کی دے دی ہے شاہ بطحا نے
ملے یہ مژدہ اے گوہر کہ میرے آقا نے
الٰہی سن لے رضا جیتے جی کہ مولی نے
سگان کوچہ میں چہرہ مرا بحال کیا

دنیا کے سامنے کبھی دست طلب بڑھائے کیوں
روداد غم کسی کو بھی جا کر بھلا سنائے کیوں
ان کا فقیر غیر کے در پہ صدا لگائے کیوں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

بیمار عشق مصطفےٰ رکھتا ہے منفرد ادا
دنیا کے ہر علاج کا خود ہے وہ کارگر دوا
جو ہے غلام مصطفےٰ دیتا ہے بس یہی صدا
جان ہے عشق مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

مدحت نبی کی کر رقم یہ بھی ہے مشغلہ اہم
تو بھی بنے گا محتشم ان کا اگر ہوا کرم
دنیا کے چھوڑ پیچ وخم سن اے اخیٔ محترم
یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں چھڑائے کیوں

دل میں حضور کا دیار نظروں میں جالیٔ مزار
یاد حبیب کردگار ہے وجہ راحت وقرار
دل پہ ہے جن کا اختیار وہ ہیں رسول باوقار
ہم تو ہیں آپ دل فگار غم میں ہنسی ہے ناگوار
چھیڑ کے گل کو نوبہار خون ہمیں رلائے کیوں

زخم جگر کو دیکھئے کیسے اُٹھائے ہے قمر
جیسے انوکھی چیز ہو ویسے لگائے ہے قمر
اپنی اسی ادا سے ہی دنیا کو بھائے ہے قمر
ان کے جلال کا اثر دل سے لگائے ہے قمر
جو کہ ہو لوٹ زخم پر داغ جگر مٹائے کیوں

کر کے بھی جرم ناروا نغمے خوشی کے گائیں ہم
روز جزا کی فکر ہے ایسے میں مسکرائیں ہم
پڑھ کے رضا کا شعر یہ عقبیٰ نہ کیوں بنائیں ہم
ہے تو رضا نرا ستم جرم پہ گر لجائیں ہم
کوئی بجائے سوزغم ساز طرب بجائے کیوں

ہے سر پہ چھایا ابرغم اغثنی یارسول اللہ
گھرے ہیں مشکلوں میں ہم اغثنی یارسول اللہ
یہی حالات ہیں پیہم اغثنی یارسول اللہ
بکار خویش حیرانم اغثنی یارسول اللہ
پریشانم پریشانم اغثنی یارسول اللہ

فقیر بے نوا در چھوڑ کر تیرا کہاں جائے
کسے آواز دے دست طلب کس در پہ پھیلائے
مرے آقا تمہیں تو مالک کونین کہلائے
ندارم جز تو ملجائے ندانم جز تو ماوائے
توئی خود سازوسامانم اغثنی یارسول اللہ

شفا کے واسطے خاک حرم اس نے لیا ہے چن
جگر کے زخم کو مرہم کی اب رہتی نہیں ہے دھن
مگر بے جان نہ کردے مجھے یہ معصیت کا گھن
شہا بیکس نوازی کن طبیبا چارہ سازی کن
مریض درد عصیانم اغثنی یا رسول اللہ

اے پیارے آمنہ کے لال اے محبوب ربانی
ترے در کی غلامی میں ہے پوشیدہ جہانبانی
غلامی کا یہ رشتہ ہے سبھی رشتوں میں لاثانی
اگر رانی وگر خوانی غلامم انت سلطانی
دگر چیزے نمی دانم اغثنی یارسول اللہ

ہے امید کرم مجھ کو تجھی سے رحمت یزداں
خدا کے واسطے کردو مری بھی مشکلیں آساں
منور کردو دل کو اے عرب کے نیرتاباں
گدائے آمد اے سلطاں بامید کرم نالاں
تہی داماں مگر دانم اغثنی یارسول اللہ

تجھی سے اکتساب نور کرتے ہیں مہ واختر
سلامی پیش کرتے ہیں ملک شام وسحر در پر
تری مدحت نگاری کیا کرے یہ خامۂ گوہر
رضایت سائل بے پر توئی سلطان لا تنھر
شہا بہر ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ

ہونے کو ہے روانگی ایسی خبر سنائی کیوں
آنا تو تھا ضرور اسے جلدی مگر دکھائی کیوں
رہنے کا شوق تھا مجھے جانے کی یاد آئی کیوں
یاد وطن ستم کیا دشت حرم سے لائی کیوں
بیٹھے بٹھائے بدنصیب سر پہ بلا اٹھائی کیوں

ایسا لگا کہ کیف کی ساعت جو تھی گذر گئی
فصل کا رخ بدل گیا سمت ہوا بکھر گئی
اجڑا ہوا لگا سماں تاب نظر جدھر گئی
دل میں تو چوٹ تھی دبی ہائے غضب ابھر گئی
پوچھو تو آہ سرد سے ٹھنڈی ہوا چلائی کیوں

آشنا اس سے جب ہوئی ہیں مصطفیٰ قسیم خلد
چومنے ان کی زلف کو آنے لگی شمیم خلد
یعنی بہار گلشن طیبہ ہوئی ندیم خلد
نام مدینہ لے لیا چلنے لگی نسیم خلد
سوزش غم کو ہم نے بھی کیسی ہوا بتائی کیوں

خوشیوں کا سائبان ہے سر پہ مرے تنا ہوا
عہد خزاں میں پھول ہے مہکا ہوا نیا نیا
چمکا کے رکھ دیا مجھے تارا مرے نصیب کا
ہونہ ہو آج کچھ مرا ذکر حضور میں ہوا
ورنہ مری طرف خوشی دیکھ کے مسکرائی کیوں

پاؤں کو جو ڈھکا ہوں تو کھلنے لگا ہے سر مرا
کی ہے مری حیات نے مجھ کو یہی ردا عطا
روزانہ اک نیا ستم روزانہ اک نئی بلا
فکر معاش بد بلا ہول معاد جاں گزا
لاکھوں بلا میں پھنسنے کو روح بدن میں آئی کیوں

کیسا خزاں کا زور تھا شاخوں سے پھول جھڑ گیا
سویا تھا باغبان کیا سارا چمن اجڑ گیا
گوہر کسی زمین پر جیسے قحط ہو پڑ گیا
حسرت نو کا سانحہ سنتے ہی دل بگڑ گیا
ایسے مریض کو رضا مرگ جواں سنائی کیوں

اندھے شیشے میں چمکنے والے
شب تیرہ میں دمکنے والے
خوشبوئے زلف چھڑکنے والے
کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بوپہ چلتے ہیں بھٹکنے والے

لذت یاد نبی پاتے ہیں
خود کو ممتاز کئے جاتے ہیں
ڈھونڈ کر لہجہ نیا لاتے ہیں
گل طیبہ کی ثنا گاتے ہیں
نخل طوبے پہ چہکنے والے

در ہے برکات کا مخزن ان کا
زائرو دیکھ لو مسکن ان کا
کتنا شاداب ہے گلشن ان کا
عاصیو! تھام لو دامن ان کا
وہ نہیں ہاتھ جھٹکنے والے

جانے والے کا ہے بیدار نصیب
کرنے والا ہے وہ دیدار حبیب
اس کو سمجھے نہ کوئی شخص غریب
موت کہتی ہے کہ جلوہ ہے قریب
اک ذرا سولیں بلکنے والے

محفل ذکر نبی روز سجے
ان کی یادوں کا نہ اک نقش مٹے
خوشبوئے گیسوئے واللیل ملے
شمع یاد رخ جاناں نہ بجھے
خاک ہو جائیں بھڑکنے والے

معجزہ ان کی ہے ہر ایک ادا
چشمۂ فیض ہے انگلی سے بہا
وہ تو گوہر ہیں شہنشاہ سخا
کف دریائے کرم میں ہیں رضا
پانچ فوارے چھلکنے والے

لے کے زنبیل شفا لوٹیں سوالی ہاتھ میں
تشنے ہوں سیراب جس سے ہے وہ پیالی ہاتھ میں
بن گئ ہے سیف حق آتے ہی ڈالی ہاتھ میں
ہے لب عیسی سے جاں بخشی نرالی ہاتھ میں
سنگ ریزے پاتے ہیں شیریں مقالی ہاتھ میں

ان کو خالق نے کیا ہے رحمتہ اللعالیں
ان کے آگے خم ہے دنیائے عقیدت کی جبیں
شان رکھتے ہیں نرالی سرور دنیا ودیں
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دوجہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

کر طبیعت شاد پہلے لفظ مدحت چوم کر
پھر نبی کی شان وعظمت اے قلم منظوم کر
صفحۂ دل پر دعا کے لفظ یوں مرقوم کر
سایہ افگن سر پہ ہو پرچم الٰہی جھوم کر
جب لواءالحمد لے امت کا والی ہاتھ میں

بارگاہ مصطفٰے ہے مرکز امید و بیم
ان کے صدقے دے رہا ہے سب کو مولائے کریم
رب نے اپنی نعمتوں کا کردیا ان کو قسیم
ہر خط کف ہے یہاں اے دست بیضائے کلیم
موجزن دریائے نور بے مثالی ہاتھ میں

سبز گنبد کے قریں وہ ابررحمت کا ورود
دیکھ کر جس کو سکوں پاتا ہے انسانی وجود
آہ وہ رحمت کا دھارا آہ وہ جام شہود
آہ وہ عالم کہ آنکھیں بند اور لب پر درود
وقف سنگ در جبیں روضہ کی جالی ہاتھ میں

عدل کا میزان گوہر جب لگے روز جزا
جب بصد شان شفاعت آئیں محبوب خدا
فیصلہ عاصی کے حق میں دیکھتے ہی خلد کا
حشر میں کیا کیا مزے وارفتگی کے لوں رضا
لوٹ جاوں پاکے وہ دامان عالی ہاتھ میں

شب تاریک ہیں ہم کردے چراغاں ہم کو
گیسوؤں والے دکھا صبح درخشاں ہم کو
رکھ سدا زلف ولب ورخ کا ثناخواں ہم کو
یاد میں جس کی نہیں ہوش تن وجاں ہم کو
پھر دکھادے وہ رخ اے مہر فروزاں ہم کو

جس سے سر سبز ہوا کرتی ہے دل کی کھیتی
جس کی گلریز اداؤں سے چنبیلی مہکی
جس سے شاداب رہا کرتی ہے گل کی وادی
جس تبسم نے گلستاں پہ گرائی بجلی
پھر دکھادے وہ ادائے گل خنداں ہم کو

خاک طیبہ سے صحت بخش کہاں ہوگی دوا
جہاں جاتے ہی مریضوں کو ملی پل میں شفا
اے مسیحائے دوعالم اے شہ جودوسخا
میرے ہر زخم جگر سے یہ نکلتی ہے صدا
اے ملیح عربی کردے نمکداں ہم کو

یہ تمنا ہے کہ آقا کی عنایت ہوجائے
ہم گنہگاروں پہ چشمان رسالت ہوجائے
باخدا جنبش لب باعث راحت ہوجائے
گر لب پاک سے اقرار شفاعت ہوجائے
یوں نہ بے چین رکھے جوشش عصیاں ہم کو

ہے تصور میں ہمہ وقت شہ دیں کا دیار
ہوتی رہتی ہے ہمیشہ جہاں رحمت کی پھوار
حافظے میں ہیں سمائے وہ سبھی نقش ونگار
جب سے آنکھوں میں سمائی ہے مدینہ کی بہار
نظر آتے ہیں خزاں دیدہ گلستاں ہم کو

قلب بے چین کو تسکین دلانے کے لئے
نبض ایمان کی لو اور بڑھانے کے لئے
عشق کی اک نئی تہذیب سکھانے کے لئے
اے رضا وصف رخ پاک سنانے کے لئے
نذر دیتے ہیں چمن مرغ غزل خواں ہم کو

قدم قدم پہ ہے شور برپا نفس نفس اضطراب میں ہے
ہے حسرت دید آسماں کو تڑپ یہی ماہتاب میں ہے
چمن بھی دیدار کا ہے طالب کہ رنگ کیسا گلاب میں ہے
اٹھادو پردہ دکھادو چہرہ کہ نور باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہورہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے
انہیں کے خمدار گیسوؤں کے سبب گلوں میں سہانہ پن ہے
انہیں سے شاخوں میں ہے نزاکت انہیں سے کلیوں میں بانکپن ہے
انہیں سے زیبائش رخ گل انہیں سے گلزار میں پھبن ہے
انہیں کی بو مایۂ سمن ہے انہیں کا جلوہ چمن چمن ہے
انہیں سے گلشن مہک رہے ہیں انہیں کی رنگت گلاب میں ہے
ملا ہے دنیا کو گفتگو کا نیا نرالا اصول جن سے
ہوئی ہے گلشن کی ڈالیوں کو ادائے نازک حصول جن سے
گلوں کے انداز لے کے خوش ہیں ہزاروں خار ببول جن سے
وہ گل ہیں لبہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

تمہاری ذات مقدسہ سے ہے آس مجھ کو حبیب داور
ہر آڑے وقتوں میں کام آنا تمہارا شیوہ ہے میرے سرور
گھڑی ہے اب امتحاں کی آئی ہے روح فرسا لحد کا منظر
کھڑے ہیں منکر نکیر سر پر نہ کوئی حامی نہ کوئی یاور
بتادو آکر مرے پیمبر کہ سخت مشکل جواب میں ہے
ہے میرا ایمان اس پہ پختہ کہ تم ہو مختار حوض کوثر
تمہارا کہنا نہ ٹالتا ہے کبھی خدائے بزرگ وبرتر
کرم کرواے خدا کے پیارے ہے سیدھے سورج کی دھوپ سر پر
خدائے قہار ہے غضب پر کھلے ہیں بدکاریوں کے دفتر
بچالو آکر شفیع محشر تمہارا بندہ عذاب میں ہے
رحیم ہے تو کریم ہے تو میں منتظر ہوں ترے کرم کا
معاف کردے مری خطائیں نہ کر ہجوم بشر میں رسوا
تری کریمی پہ ناز کرکے یہ تجھ سے کہتا ہے تیرا بندہ
کریم اپنے کرم کا صدقہ لئیم بے قدر کو نہ شرما
تو اور رضؔا سے حساب لینا رضا بھی کوئی حساب میں ہے

بن میں ہے سناٹا طاری سہمی سہمی ڈالی ہے
صحراؤں میں جیسے کوئی آفت آنے والی ہے
دہشت کا ماحول بنا ہے چہروں پہ بدحالی ہے
سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والو! جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

تیرے تعاقب میں تو ہردم دزد شہر ہے اٹھ پیارے
پہلے سے اب بدلا بدلا رنگ دہر ہے اٹھ پیارے
غفلت وسستی ایک طرح سے وجہ قہر ہے اٹھ پیارے
سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے
تو کہتا ہے نیند ہے میٹھی تیری مت ہی نرالی ہے

بجلی کوندے اور کبھی بادل سے بادل ٹکرائے
ایسا دہشت والا منظر دیکھ کے دہشت سی چھائے
کوئی جائے پناہ کو ڈھونڈے کوئی سن کے گھبرائے
بادل گرجے بجلی تڑپے دھک سے کلیجہ ہوجائے
بن میں گھٹا کی بھیانک صورت کیسی کالی کالی ہے

انسانی آبادی میں بھی تاریکی ہے گھر میں مکیں
وقت شام ہی آوازوں کو سننے والا کوئی نہیں
انساں کو تو رہنے دیجئے طائر تک ہیں گوشہ نشیں
پھر پھر کر ہرجانب دیکھوں کوئی آس نہ پاس کہیں
ہاں اک ٹوٹی آس نے ہارے جی سے رفاقت پالی ہے

ان کی انگلی سے ہے جاری چشمہ آب رحمت کا
ان کے قدموں سے ہے گہرا رشتہ شان وشوکت کا
ان کے گھر سے ہی نکلا ہے دریا خیر وبرکت کا
وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے

واقف ہے تو میرے عمل کی ناگفتہ بہ حالت سے
لیکن تیرے در سے مجرم بخشے گئے کیسے کیسے
تیرے کرم کی آس لگائے گوہر تجھ سے کہتا رہے
مولیٰ تیرے عفووکرم ہوں میرے گواہ صفائی کے
ورنہ رضا سے چور پہ تیری ڈگری تو اقبالی ہے

سلام

مصطفے جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

جن سے روشن ہیں گردوغبار حرم
جن سے ہیرا بنا ریگزار حرم
جن کا چومے قدم کوہسار حرم
شہر یار ارم تاجدار حرم
نوبہار شفاعت پہ لاکھوں سلام

جن کی انگشت سے فیض کا ہے ورود
معجزہ سر سے پا تک ہے جن کا وجود
جن کے الطاف کی انتہا نہ حدود
ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد درود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

مدح سرکار منظوم کر اے قلم
لکھ!وہ ہیں ساری تخلیق میں محترم
اب بھی پتھر پہ ہے ان کا نقش قدم
کھائی قرآں نے خاک گذر کی قسم
اس کف پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

عکس نور الہی ہے اسری کا چاند
دن میں بھی جگمگاتا ہے بطحا کا چاند
ان کا دندان ہے یا کہ چہرہ کا چاند
جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

ان کا ابر کرم کس پہ برسا نہیں
جسم بے سایہ کا کس پہ سایا نہیں
ان کی رحمت کا طالب میں تنہا نہیں
ایک میرا ہی رحمت میں دعوی نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

ہیں حبیب خدا کے ثناخواں رضا
ان کی عظمت پہ گوہر ہیں قرباں رضا
ہند کا بن کے کہتے ہیں حساں رضا
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفے جا ن رحمت پہ لاکھوں سلام